11086 ـ شب برات اور معراج کا روزہ رکھنا

سوال

کیا درج ذیل امور بدعت شمار ہوتے ہیں:

1 ـ آٹھ رکعت سے زیادہ تراویح ادا کرنا.

2 ـ معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دن روزہ رکھنا (جو شخص یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ متعین تاریخ معراج کا دن ہے، اور جو شخص یہ جانتا ہو کہ احادیث میں اس کی کوئی متعین تاریخ نہیں، لیکن وہ اللہ کی رضا کے لیے اس دن روزہ رکھے).

3 ـ شب برات کا روزہ رکھنا.

4 ـ کیا یہ بدعت نہیں کہ کوئی شخص یہ کہے کہ شب برات کا روزہ رکھنا نفلی روزہ ہے ؟

بعض مسلمان کہتے ہیں کہ اگر ہم آٹھ تروایح سے زیادہ ادا کریں اور مختلف ایام مثلا " شب برات " اور معراج النبی اور میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ رکھیں تو یہ بدعت نہیں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ عبادات سکھائی ہیں، تو یہ بتائیں کہ نماز کی ادائیگی اور (حرام کردہ ایام کے علاوہ) کسی بھی دن روزہ رکھنے میں کیا غلطی ہے، اور اس کا حکم کیا ہے ؟

5 ـ نماز تسبیح ادا کرنا (کہ ہر رکعت میں سو بار سورۃ الاخلاص پڑھی جائے) کیسا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

1 ـ آٹھ رکعت سے زیادہ تروایح ادا کرنا اس وقت بدعت شمار نہیں ہو گی جب کچھ راتوں کو زیادہ رکعات کے ساتھ مخصوص نہ کیا جائے مثلا آخری عشرہ، کیونکہ ان راتوں میں بھی اتنی ہی رکعات ادا کی جائیں جتنی پہلی راتوں میں ادا کی جاتی ہیں، بلکہ آخری عشرہ میں تو رکعات لمبی کرنا مخصوص ہے، لیکن سنت یہی ہے کہ آٹھ رکعات کی جائیں یہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ثابت ہے.

2 ـ جس دن معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اعتقاد رکھا جاتا ہے اس دن کا روزہ رکھنا جائز نہیں، بلکہ یہ بدعت میں شامل ہو گا, لہذا جس نے بھی اس دن کا روزہ رکھا چاہیے بطور احتیاط ہی یعنی وہ یہ کہے کہ اگر یہ حقیقتا معراج والا دن ہے تو میں نے اس کا روزہ رکھا، اور اگر نہیں تو یہ خیر و بھلائی کا عمل ہے اگر اجر نہیں ملے گا تو سز بھی نہیں ملی گی، تو ایسا کرنے والا شخص بدعت میں داخل ہو گا اور وہ اس عمل کی بنا پر گنہگار اور سزا کا

مستحق ٹھریگا.

لیکن اگر اس نے اس دن کا روزہ تو رکھا لیکن اس لیے نہیں کہ وہ معراج کا دن ہے بلکہ اپنی عادت کے مطابق ایک دن روزہ رکھتا اور ایک دن نہیں، یا پھر سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھتا تھا اور یہ اس کی عادت کے موافق آ گیا تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ وہ اس نیت یعنی سوموار یا جمعرات یا جس دن کا روزہ رکھتا تھا سے روزہ رکھ لے.

3 - 4 - معراج کے دن روزہ رکھنے کے بارہ میں کلام بھی شب برات کا روزہ رکھنے کی کلام جیسی ہی ہے، اور جو مسلمان یہ کہتا ہے کہ معراج یا شب برات کا روزہ بدعت نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عبادات سکھائی ہیں تو حرام کردہ ایام کے علاوہ میں روزہ رکھنے میں کیا غلطی ہے ؟

ہم اس کے جواب میں یہ کہیں گے:

جب ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عبادات سکھائی ہیں تو معراج وغیرہ کے روزے کی تخصیص کی دلیل کہاں ہے، اگر ان دونوں ایام کے روزے رکھنے کی مشروعیت کی دلیل ہے تو پھر کوئی شخص بھی ان کو بدعت کہنے کی جرات اور استطاعت نہیں رکھتا.

لیکن ظاہر یہی ہوتا ہے کہ یہ بات کہنے والے کا مقصد یہ ہے کہ روزہ مجمل طور پر عبادت ہے اس لیے اگر کوئی شخص روزہ رکھتا ہے تو اس نے عبادت سرانجام دی اور جب یہ ممنوعہ ایام مثلا عید الفطر اور عید الاضحی کے علاوہ میں ہو تو اسے اس کا ثواب حاصل ہو گا، اس کی یہ کلام اس وقت صحیح ہو گی جب روزہ رکھنے والا کسی دن کو روزہ کی فضیلت کے ساتھ مخصوص نہ کرے مثلا معراج یا شب برات، یہاں اس روزے کو بدعت بنانے والی چیز اس دن کے ساتھ روزہ مخصوص کرنا ہے کیونکہ اگر ان دو ایام میں اگر روزہ رکھنا افضل ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان ایام کے روزے رکھتے، یا پھر ان ایام کا روزہ رکھنے کی ترغیب دلاتے.

اور یہ معلوم ہے کہ صحابہ کرام ہم سے خیر و بھلائی میں آگے تھے، اگر انہیں ان ایام کے روزہ کی فضیلت کا علم ہوتا تو وہ بھی ان ایام کا روزہ رکھتے، لیکن ہمیں اس کے متعلق صحابہ کرام سے کچھ نہیں ملتا، اس سے معلوم ہوا کہ یہ بدعت اور نئی ایجاد کردہ چیز ہے.

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس کسی نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا امر نہیں تو وہ عمل مردود ہے "

یعنی وہ عمل اس پر رد کر دیا جائیگا، اور ان دو ایام کا روزہ رکھنا ایک علم ہے، اور ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اس پر کوئی حکم اور امر نہیں ملتا تو پھر یہ مردود ہے.

5 ـ نماز تسبیح نفل ہے: اس پر کلام بھی بالکل پہلی کلام کی طرح ہی ہے، کہ جس عبادت پر کوئی شرعی دلیل نہیں ملتی تو وہ مردود ہے، اور اس لیے کہ نہ تو کتاب اللہ میں اور نہ ہی سنت رسول صلی اللہ میں کوئی ایسی نماز ملتی ہے جس کی ایك رکعت میں سو بار سورۃ الاخلاص پڑھی جاتی ہو تو پھر یہ نماز بدعت ہوئی اور ایسا کرنے والے پر اس کا وبال ہو گا .